ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

زیر سرپرستی فقیہ اعظم حضرت مولانا ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب النعیمی بانی و مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولٰئک ہم المفلحون

سلسلہ نمبر ۱۰

انجمن حزب الرحمٰن شعبۂ تبلیغ
دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور
ضلع منٹگمری کا تبلیغی واصلاحی

ترجمان

(مرتبہ)
فقیر قادری ابو الضیاء محمد باقر
ضیاء النوری صدر المدرسین
دار العلوم ہذا و صدر انجمن ہذا

یادگار جد الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

از سہار خلد حضرت علامہ کافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گلِ نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے

ہر سحر روضۂ مبارک کی زیارت کرتے
داغِ حرمانِ دلِ محزوں سے مٹاتے جاتے

سرِ شوریدہ بگیسو یہ تصدق کرتے
دلِ دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے

پائے اقدس سے اٹھائے نہ کبھی آنکھوں کو
مدعی کہنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

قدمِ پاک کی اگر خاک ہی ہاتھ آجاتی
چشمِ مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

خواب میں دولتِ دیدار ہی ملتی وہ اگر
بختِ خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

دشتِ طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیبِ گریباں کی اڑاتے جاتے

کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لبِ اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

یادگارِ خلیل علیہ السلام

خنجرِ ہلال پہلوئے فلک سے نمودار ہوکر اسلامی سال کی آمد کا اعلان کرتا ہے اور پھر اسطرح پیچ و تاب کھاکر کروٹیں بدلتا ہے کہ ہر دلِ فہیم اور عقلِ سلیم کو غور و فکر کیلئے آمادہ ہونا پڑتا ہے۔ اور ہر ماہ ایسا کرتا ہے۔ کبھی حملے کا خنجر بنتا ہے کبھی مدافعت کی سپر بنتا ہے کبھی ظالمانہ منظر دکھاتا ہے کبھی عزت کی موت مر کر حیات نو پاتا ہے اسیطرح ہمیشہ عجیب غریب نفیس نفیس اشارے کرتا رہتا ہے۔ بالآخر سال کا آخری ہلال عید قربان اپنے صفحۂ جگر پر ایک جلیل القدر کارنامہ حضرت خلیل جو بحکمِ ربِ جلیل تھا لیکر بچشمِ بینا و دلِ بیدار آپ کے روبرو آتا ہے۔ اللہ! اللہ! خلیل اللہ علیہ السلام نے خلت کا وہ بیش بہا حلہ (زیور) پہنا کہ جسکی نظیر زمانہ میں زمانہ کو نہ سوجھی۔ کہ آپ نے خداوند تعالیٰ کے حکم سے اپنی عزیز شے اسکے راہ میں نثار کردی۔ قربان جاؤں مہربان باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اکلوتے فرزند جگر بند کو ارحم الراحمین کے حکم سے اسکی راہ قربان کرنے جارہے ہیں اور وہ فرزند جلیل و جمیل جگر گوشۂ خلیل یعنی حضرت اسمٰعیل اٹھارہ سالہ عمر میں قربان ہونے جارہے ہیں۔ مادرِ مہربان حضرت ہاجرہ صدمۂ مہاجرت کو صبر و استقلال سے برداشت فرما کر اپنے پیارے پیارے محبت بھرے ہاتھوں سے غسل دیتی ہیں۔ نازنین آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہیں گویا قربانی کیلئے دولہا بناتی ہیں اور سینہ سے لگاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد فرماتی ہیں۔ شیطان لعین نے بھی سعی لاحاصل شروع کردی دھوکہ دہی میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر ان شہسوارانِ معرکہ تسلیم و رضا پر اس مردود کا مکر و فریب چلنا ناممکن تھا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکے ہر حیلے اور حملے کا جواب پتھراؤ کیساتھ دیا اور وہ ملعون دم دبا کر نہایت ذلت سے بھاگ نکلا اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے نونہال کے گلے پر تیز چھری رکھکر ذبح کرنا شروع کردیا۔ ملک و ملکوت میں ہل چل مچگئی۔ بزم ملائکہ میں کھلبلی برپا ہوگئی حورانِ بہشتی اس مہیب منظر سے ڈر کر دل تھامے بیٹھی لرز رہی ہیں۔ عرش معلیٰ شانِ بے نیازی دیکھکر کانپ رہا ہے۔ شیطان علیہ اللعن بھی الا عبادک منہم المخلصین کے اقرار کا بار بار تکرار کررہا ہے۔ اور خلیل اللہ بارگاہ الٰہی سے اسے لیس لک علیہم سلطان کا دردناک تازیانہ لگایا جارہا ہے۔ پدرِ شفیق کا ہاتھ اپنی کوشش میں دوچار ہے اور فرزند سعید ذبیح اللہ کا گلا کٹ جانے کیلئے بے قرار ہے۔ جناب باری کیطرف

سے چھری کو تنبیہ بہ تنبیہ ہو رہی ہے خبردار خبردار مت کاٹیو یہی حیرت انگیز ہنگامہ برپا تھا کہ یکایک رب العلمین ارحم الرحمین کی بارگاہ سے مژدہ جانفزا بنکر آئی یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا تو آپ نے خمار خلت سے مست نگاہ اٹھائی تھی میں جبرائیل ایک بہشتی مینڈھا لیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ بجائے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے اسکو ذبح فرمائیں۔ آپ نے اسے پکڑ کر منی کے مقام منحر میں ذبح فرمایا۔ تو ہم (ملت ابراہیمی والے) اسی زریں کارنامہ کی یادگار کو زندہ رکھنے کی غرض سے سالانہ قربانیاں کرتے ہیں۔

فلسفہ قربانی

قربانی کے رموز و اسرار بیشمار ہیں، یہاں نہایت اختصار کیساتھ بعض کا ذکر کیا جاتا ہے (۱) قربانی کرتے کرتے قربان ہونے کا شوق و ذوق پیدا ہوتا ہے (۲) جانور راہ خدا میں قربان کرنا گویا دنیا کو دین بنانا ہے۔ اس سے دنیا کے ہر کام کو دینی کام بنانے کا راستہ ملتا ہے

(۳) پہلے ہی قربانی کا نقشہ اور تصور ذہن نشین ہوتا ہے جسکی وجہ سے قربانی کرتے وقت کسی قسم کی دقت اور پریشانی محسوس نہیں ہوتی اس کے مصائب اور شدائد کے مقابلہ کرنیکا بہترین اور نفیس سبق حاصل ہوتا ہے (۴) ایسے تصورات اور خیالات دل کیلئے ریاضت اور ورزش ہیں، اس سے دل قوی رہتا ہے اور فیل ہونے سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ جو لوگ قربانیاں نہیں کرتے اکثر انہیں ہارٹ فیل ہوتا ہے (۵) یہ کشت و خون کا منظر مسلمان کے دل کی قوت مجاہدانہ کو برقرار رکھتا ہے بلکہ جذبۂ جہاد کو برانگیختہ کرتا ہے۔

(۶) مساوات کا ایک کرشمہ دکھایا جاتا ہے کہ اس خداوندی ضیافت میں بلا امتیاز امیر و غریب سب مدعو کئے گئے ہیں اور سب کو ایک قسم کا کھانا (گوشت) کھلایا جاتا ہے (۷) مخالفین اور منکرین اسلام کو مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کی ایک جھلک دکھائی جاتی ہے کہ بغیر صلاح و مشورہ اور پروگرام مرتب کئے کسی قائد کے مگر مضبوط تنظیم کے تحت عالم اسلام کے کونہ کونہ اور گوشہ گوشہ میں ایک ہی طرح کی تقریب منائی جا رہی ہے گویا دکھایا جاتا ہے کہ مسلمان منظم ہیں اور منظم ہونا جانتے ہیں۔

(۸) اونٹ گاؤ اور بھیڑ، بکری کی قربانی میں اشارہ موجود ہے کہ انسان خواہ زور آور جابر و سرکش اور متکبر ہو خواہ بزدل و ناتوان ہو ایک دن ضرور اسکے گلے پر حاکم تقدیر کا چھرا چلنے والا ہے تو چاہیے کہ اپنی عاقبت کی فکر کرے (۹) چونکہ عرفہ

کے دن اکمال دین اور اتمام نعمت کا مژدہ بالفاظ یعنی کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کا نزول ہوا تو گویا دوگانہ شکرانہ ادا کرنے کے بعد قربانی کا نذرانہ دیا جاتا ہے (١٠) سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ایک عظیم الشان عدیم المثال کارنامہ کی یادگار کو زندہ کیا جاتا ہے جو اللہ رب العلمین کی رضا کا موجب ہے (١١) اونٹ کے گوشت سے جفاکشی، بردباری، دلیری، بہادری اور خودداری پیدا ہوتی ہے (١٢) بھیڑ بکری کے گوشت سے باہمی حسن سلوک، رحم دلی، نرم مزاجی اور دشمن کے سامنے کامل ہوشیاری کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے (١٣) گاؤ بھینس کے گوشت سے میانہ روی، خدمت خلق، الفیہ داور خطرہ دشمن کے لئے حفاظتی تدابیر کا طبعی میلان پیدا ہوتا کہ غذا میں تاثیر ہوتی ہے اور یہ سب چیزیں مسلمان کیلئے از بس ضروری ہیں (١٤) حیوانات کے گوشت سے قوائے حیوانیہ برقرار رہتی ہیں جو دیگر فوائد کے علاوہ قوائے ملکانیہ کو ابھارتی ہیں اور ان کی ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ گویا حزب اختلاف کا صحیح معنی میں کام دیتی ہیں واللہ تعالیٰ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم۔ یعنی جسطرح حکومتوں کی نمائندہ جماعت کیلئے مقابل جماعت (حزب اختلاف) کا وجود ضروری ہوتا ہے اسیطرح قوائے روحانیہ کیلئے بھی قوائے حیوانیہ کا وجود لازمی ہے چنانچہ ملائکہ ترقی کا وہ مقام حاصل نہ کر سکے جو حضرت انسان نے کیا"

فضائل قربانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر فاذکروا اسم اللہ علیھا صواف ط فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر کذالک سخرنٰھا لکم لعلکم تشکرون کا ترجمہ اور قربانی کے جانور ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔ اس آئت سے مندرجہ ذیل فوائد واضح ہوتے ہیں:۔

(١) یہ کہ قربانی ایک اہم مذہبی تہوار ہے (٢) یہ کہ قربانی کے جانور اللہ کی خاص نشانیاں ہیں (٣) یہ کہ ہمارے فائدے کیلئے نشانیاں ہیں تو ہمیں انکی تعظیم کرنی چاہیے (٤) یہ کہ جملہ فیھا خیر کا تقدیم ماحقہ التاخیر کے لحاظ سے حصر اضافی کا فائدہ دیتا ہے کہ جانور کی قربانی میں ہی بھلائی ہے نہ کہ اسکی قیمت میں کہ خواہ بڑے سے بڑے قومی اور تعمیری مفاد پر لگا دے یہ بھلائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ (٥) یہ کہ مضبوط پکڑ کر اللہ کا نام لے کر ذبح کرے گویا ذبح کرنے کا

طریقہ بتایا گیا ہے (٦) یہ کہ جان نکلنے کے بعد کھال اُتارنی شروع کریں۔ بعض لوگ جان نکلنے سے پہلے ہی شروع ہو جاتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے (٧) یہ کہ خود بھی کھائے اور غیر کو بھی کھلائے اور یہ مستحب ہے (٨) یہ کہ جانور کی ہر چیز نہ کھائے بلکہ بعض اجزاء سے اجتناب کرے مثلاً غدود، مثانہ، خصیے، آلت، فرج، وغیرہ کہ اُنکا کھانا مکروہ ہے (٩) یہ کہ قانع یعنی صبر سے بیٹھنے والے بھیک مانگنے والوں سے پہلے مستحق ہیں (ف مدارس اسلامیہ کے طلباء قانعین صابرین سے ہیں خاص خیال رہے (١٠) یہ کہ اس میں سنگدلی کرنی کے آسان اور موثر پہلو کی طرف خاص ہدائت کی گئی ہے۔ ف مندرجہ بالا فوائد بطور لطائف ذکر کیے گئے ہیں واللہ اعلم حدیث قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمنوا ضحایاکم فانھا علی الصراط مطایاکم ترجمہ اپنی قربانیوں کو خوب فربہ کرو کہ وہ پلصراط پر تمہاری سواریاں ہونگی حدیث قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل عند اللہ خون بہانے قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیگا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے۔ واللہ الصلوٰۃ علی صاحبھا پس شخص خوش دلی سے قربانی کرو۔ حدیث سے روائت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی الٰہی امت محمدیہ سے جو شخص قربانی کرے اسکو کتنا ثواب ملتا ہے ارشاد ہوا اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں جب پیٹ چاک کرتا ہے تو یہ ثواب پاتا ہے کہ جب حشر کے روز قبر سے نکلے گا تو بھوک پیاس سے بے پرواہ ہوگا اور خوف حشر سے امن میں رہیگا۔ اے داؤد قربانی کے ہر پارہ گوشت کے عوض بہشت میں ایک جانور اونٹ کے برابر ملیگا اور ایک گھوڑا بہشتی گھوڑوں سے اور جسم قربانی کے ہر بال کے عوض جنت میں ایک محل ملیگا اور سر کے ہر بال کے عوض خدمت کیلئے ایک بہترین حور ملیگی اے داؤد قربانی اُنکی سواریاں ہیں گناہوں کو کم کرتی ہیں بلاؤں کو دفع کرتی ہیں۔ مختصراً از ترجمہ غنیۃ الطالبین شریف

قربانی کے جانور

اونٹ کم از کم پانچ برس کا بل کا۔ گائے بھینس دو سال کی۔ بھیڑ بکری، دنبہ ایک سال کے البتہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کے دنبوں میں ملجائیگا اشتباہ دنبہ قربانی کے کام آسکتا ہے ● اس سے کم عمر کسی جانور کی قربانی جائز نہیں ● ان مذکورہ جانوروں کے سوا کسی جانور مثلاً ہرن، نیل گائے وغیرہ کی قربانی جائز نہیں ● قربانی کے حق میں نر مادہ برابر ہیں ● جانور تندرست موٹا سالم الاعضاء ہونا چاہیے ● بیمار، بہت لاغر کہ مقام ذبح تک نہ پہنچ سکے یا لنگڑا، کانا، کان، ناک دم، تھن یا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو، دانت سرے سے پیدا نہ ہوئے ہوں یا بکری کا ایک تھن، گائے بھینس کے

دو تھن نہ ہوں یا علاج سے اسطرح خشک کر دیئے گئے ہوں کہ دودھ نہ اتر سکے ایسے جانوروں کی قربانی جائز نہیں • تمام حصہ داروں کی نیت عبادت ہو گوشت کا ارادہ نہ ہو • قربانی کے حصوں کیساتھ عقیقہ کا حصہ شامل ہو سکتا ہے •

قربانی کے احکام

اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے • خود بخوبی نہ کر سکے تو دوسرے کو اجازت ہونا ضروری ہے • چھری پکڑنا یا اُسے ہاتھ لگانا ضروری نہیں • سنت ہے کہ اپنے سامنے قربانی کرائے • بھوکا پیاسا جانور نہ ذبح کیا جائے • جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے نہ ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح کیا جائے • جب تک سرد نہ ہو جائے نہ کھال اُتاریں نہ عضو توڑیں نہ کاٹیں • ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھنا بہتر ہے انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ○ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین ○ • جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رو لٹائیں اور داہنا پاؤں اس کے شانے پر رکھیں اور اللھم لک ومنک بسم اللہ اللہ اکبر کہکر تیز چھری سے ذبح کریں • جانور پکڑنے والے بھی تکبیر کہتے جائیں تو بہتر ہے • ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم تقبل منی کما تقبلت من خلیلک ابراہیم وحبیبک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرے تو منی کی جگہ من کے بعد اس شخص کا نام لے یہ مستحب ہے •

گوشت کی تقسیم

گوشت کو تول کر برابر سات حصے بنانے ضروری ہیں جبکہ اونٹ یا گائے اور بھینس میں سات آدمی شریک ہوں • اپنا سب حصہ بانٹ دے یا سب خود رکھے خصوصاً جبکہ عیالدار ہو تو ہر طرح جائز ہے۔ لیکن خود کھانا اور فقراء وغرباء کو نہ کھلانا انسانی ہمدردی اور مروت کے خلاف ضرور ہے البتہ کثیر العیال کیلئے بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال کے حال کا خیال ضرور رکھے کہ وہ بھوکے نہ رہیں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وابدء بما تعول (ترجمہ) اپنے عیال کو پہلے دے بہرحال فقراء وغرباء کو بھی بالکل محروم نہ رکھنا چاہیے • احسن و مستحسن طریقہ یہ ہے کہ اپنے حصہ کے تین حصے برابر کرے ایک حصہ اپنے

اہل وعیال کیلئے اور ایک حصہ اپنے اعزہ واقارب اور دوستوں کیلئے اور ایک حصہ فقرا و غربا، مانگنے والوں اور صبر سے گھر بیٹھنے والوں کیلئے ● فقیر کاتب الحروف سے بارہا لوگوں نے دریافت کیا کہ گوشت کا قیمہ بنوا کر دڑیاں بنا کر سکھا کر کھانا کیسا ہے؟ تو خود کھائے یا ہدیہ کے طور دوسروں کو کھلائے یا فقرا اور غربا کو دینے کیلئے بنائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ تجارت کرنی جائز نہیں۔

● قصاب کی اجرت میں کھال یا گوشت وغیرہ دینا ممنوع اور ناروا ہے ● قربانی کے جانور کی رسی وغیرہ صدقہ کر دینا چاہیئے

● قربانی کی کھال کا جانماز یا ڈول یا پوستین یا کوئی ایسی چیز کہ کھال کی کھال ہی رہے بنوا کر خود استعمال کر سکتا ہے

● کھال کو بیچ کر اسکے عوض روپے پیسہ یا روٹی یا سالن یا سرکہ وغیرہ ایسی چیز حاصل کرے جسکو ہلاک کر کے نفع اٹھایا جاتا ہے تو نہ جائز ہے ایسا کرے تو ان چیزوں کو جو کھال کے عوض حاصل کیں صدقہ کر دے البتہ کھال کے عوض باقی رہنے والی چیز مثلاً کتاب وغیرہ بلا واسطہ خرید سکتا ہے ● آجکل اکثر مسلمان اعانت دین واسلام کی خاطر کھالیں دینی مدارس میں دیا کرتے ہیں تو ثواب جزیل حاصل کیا کرتے ہیں بلکہ یہ صدقہ جاریہ بنجاتا ہے کہ اس معاوت سے جتنے طلباء علم حاصل کرینگے وہ جب تک دینی کام کرتے رہیں گے پھر انکے شاگرد پھر شاگردوں کے شاگرد تو جبتک یہ سلسلہ جاری رہے گا برابر ثواب ملتا رہیگا ● اس سلسلہ میں دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور بہترین مستحق ہے یہ دار العلوم اہلسنت والجماعت کا ایسا بلند پایہ مایۂ ناز مرکزی ادارہ ہے کہ سرزمین پاکستان اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے لہذا دار العلوم ہذا کو بھی ایسے مواقع پر یاد رکھنا سعادت دارین کو حاصل کرنا ہے اگر کھالیں پہنچانا مشکل ہو تو دار العلوم کیلئے فروخت کر کے روپیہ بھیجدیا جائے کہ اسطرح فروخت کرنا جائز ہے

قربانی کس کی طرف سے ہو سکتی ہے

اپنے مرحوم ماں باپ اور دیگر وفات یافتہ بزرگان دین اولیائے کاملین اہلبیت کرام اور اصحابہ عظام خلفائے راشدین ائمہ مجتہدین وعلمائے دین متین رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف سے قربانی کرنا بڑی سعادت کا ذریعہ ہے خصوصاً حضور پر نور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرنا محبت صادقہ اور سچی احسانمندی اور وفاداری کی علامت ہے

مسائل عید الضحیٰ

نماز عید اس جگہ واجب ہے جس جگہ جمعہ فرض ہے ○ عید کے دن یہ کام کرنے مستحب ہیں شریعت کیمطابق حجامت بنوانا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ اچھے کپڑے پہننا (نئے کپڑے نہ ہوں تو دھلے ہوئے) خوشبو لگانا۔ عید پڑھنے کیلئے جلدی جانا۔ پیدل چل کر جانا۔ دوسرے راستے سے واپس آنا۔ راستہ میں اونچی آواز سے تکبیریں کہنا۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا جس نے قربانی کرنی ہو اسکے لئے پہلی ذوالحجہ سے دسویں تک حجامت نہ بنوانا

تکبیرات تشریق

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز باجماعت کے بعد ایک بار بلند آواز سے تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ تین بار کہے تو افضل ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد ○ تکبیر تشریق سلام کے بعد فوراً پڑھے ○ تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا مقیم کے پیچھے نماز ادا کرے ○ جمعہ کی نماز کے بعد بھی تکبیریں واجب عید کے بعد بھی پڑھے نماز عید کیلئے اذان اور اقامت نہیں

نماز عید کی ترکیب

دو رکعت نماز واجب عید اضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اللّٰہ اکبر (تکبیر تحریمہ) کہہ کر ہاتھ باندھے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہہ کر ہاتھ نیچے چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہہ کر نیچے چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور تکبیر کہہ کر باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر تحریمہ میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے رکھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھے۔ پھر امام اعوذ اور بسم اللّٰہ آہستہ پڑھ کر اونچی آواز سے قرأت پڑھے پھر رکوع کرے پھر سجدہ وغیرہ کر کے دوسری رکعت میں پہلے قرأت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے کر تکبیر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے ○ اس طرح زائد تکبیریں چھ ہوئیں ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تین تسبیح کی دیر ٹھہرنا چاہیئے ○ نماز عید کے بعد تکبیر تشریق پڑھ کر خطبہ سننا سنت ہے ○ خطبہ وغیرہ سے فارغ ہو کر ملنا اور مصافحہ کرنا (جسطرح عموماً مسلمانوں میں رواج ہے) بہتر ہے کہ اس میں خوشی کا اظہار کرنا ہے ○ نماز عید وغیرہ سے فارغ ہو کر جلدی قربانی کرنے کی تیاری کرنی چاہیئے

انجمن حزب الرحمن

انجمن ہذا دار العلوم حنفیہ فریدیہ کا تبلیغی شعبہ ہے۔ اب تک پوسٹر اور پمفلٹ مفت شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب سالانہ کانفرنس منعقدہ ۴ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کیلئے اراکین کے سوا دوسرے قارئین کو ایک آنہ میں قیمتاً دیا جائیگا اور اس رقم کو دوسرے اہم تبلیغی امور پر صرف کیا جائیگا ہر نیک طبیعت اسلام کے

دفتر مرکزی انجمن حزب الرحمن شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری

(پبلک پریس جناح چوک منٹگمری میں چھپا)